تک تدریس کرتے رہے۔

آپ کا اور آپ کی تصانیف کا تعارف یوں کرایا گیا ہے:۔

"مولانا ایوب البشاوری! الشیخ العالم الفقیہ ایوب بن لطیف اللہ الحنفی البشاوری أحد کبار العلماء، لہ مصنفات بالعربیۃ منہا " تحریر الفوائد فی تقسیم العقائد، والعشرو الدریہ فی الرد علی الوجودیۃ۔ واسفار المسئلۃ فی اسرار البسملۃ و تعلیم الغبی فی امامۃ الصبی، وبذل الہمۃ فی نفع المیت وضیاء النبراس فی حکم شعر الرأس، ورحمۃ الأحد فی سنۃ اللحد" والدرۃ المصنیۃ فی ضیافۃ التعزیۃ، والدر المصوف فی حکم النفع بالمرھون، و تبیین المسئلۃ فی تحسین المشورۃ ومصباح الضیاء فی حقیقۃ الربوا، والدر النضید فی مصلی العید، وتحقیق الاجابۃ فی الدعوات المستجابۃ، ومختصر الکلام فی سد ذرائع الحرام، وعمدۃ النصر فی تاخیر العصر" [1]

ان کے علاوہ شرح نخبۃ الفکر، شرح تہذیب، رسالہ ہدایۃ المسلمین لزیارۃ سید المرسلین مواہب المنان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان، در الحکمۃ فی ظہر الجمعہ، دلیقۃ النصیحۃ فی الثلۃ والعزلۃ، عیون الادلۃ لرؤیۃ آلاہلۃ، حلیۃ الاولیاء وحلوۃ الاصفیاء وغیرہ

مولانا حافظ محمد ادریس طوروی ۱۹۱۵ ــــ ۱۹۶۵ء	آپ حافظ احمد شاہ صاحب کے گھر "طورو" ضلع مردان میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید اپنے والد صاحب سے حفظ کیا، درس نظامی کی کتابیں

اپنے نانا مولانا محمد اسماعیل سے پڑھیں۔ تکمیل جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں کی۔ ۱۹۳۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان امتیاز سے پاس کر کے تین سو روپے نقد اور تمغہ حاصل کیا۔ ۱۹۳۵ء میں منشی فاضل اور ۱۹۴۰ء میں ادیب فاضل کے امتحانات پاس کئے۔ ۱۹۳۹ء میں ایم اے او کالج امرتسر میں دینیات اور عربی کے لیکچرار مقرر ہوئے۔ ۴۳-۱۹۴۲ء میں اسلامیہ کالج پشاور میں اردو اور اسلامیہ کالجیٹ میں پشتو کی تدریس کی ۱۹۴۰ء میں میٹرک، ۱۹۴۲ء میں انٹر، ۱۹۴۴ء میں بی۔ اے اور ۱۹۴۶ء میں ایم۔ اے فارسی اور ۱۹۴۷ء میں ایم اے (عربی) کے امتحانات پاس کئے۔ ایم۔ اے عربی میں تمغہ حاصل کیا۔ پنجاب یونیورسٹی کے وظیفہ پر بہاولپور کالج میں ریسرچ سکالر مقرر ہوئے ۱۹۴۷ء میں محکمہ اطلاعات صوبہ سرحد میں ملازم ہوئے، ۱۹۵۲ء میں محکمہ اطلاعات سے محکمہ تعلیم میں آگئے، پہلے گورنمنٹ

---

[1] علامہ حکیم عبدالحی لکھنوی: نزہۃ الخواطر ج ۸ حیدر آباد دکن ۱۹۷۰ء/۱۳۹۰ھ ص ۵۸